کشمیر بزور شمشیر۔ قسط 19:

تاریخ جموں و کشمیر

ابو محمد عبدالوہاب خان

28-8-81 پاکستان کو F-16 طیارے جلد فراہم کر دیے جائیں گے۔ امریکہ

13-9-81 گلگت اور شمالی علاقوں میں زلزلہ۔ روزانہ ہلاکتیں

16-9-81 زلزلہ زدہ علاقوں سے 500 لاشیں برآمد، 5000 زخمی، بحالی کے لئے 25 لاکھ روپے امداد کا اعلان۔

29-9-81 سکھ ہائی جیکروں نے انڈین طیارہ اغوا کر کے لاہور لایا۔

30-9-81 پاکستانی کمانڈوز نے طیارہ چھڑا لیا۔ 5 ہائی جیکر گرفتار کیے۔ مسافر اور عملے کے ارکان دہلی بھیج دیے گئے۔

16-10-81 عدم جارحیت کی پاکستانی تجویز پر انڈیا کا جواب نہ پا کر ہمیں تشویش ہے۔ صدر ضیاء

1-11-81 پاکستان کنٹرول لائن کو سرحد بننے نہیں دے گا۔ صدر ضیاء

24-11-81 4 بھارتی سفارتکاروں کو پاکستان سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔

14-12-81 بھٹو نے شملہ معاہدہ کن شرائط پر کیا، ہمیں آج تک معلوم نہیں۔ صدر ضیاء

16-12-81 تمام اہم بھارتی ٹھکانے پاکستانی F-16 کی زد میں آئیں گے۔ بھارتی وزیر دفاع کی فریاد

22-12-81 امریکہ پاکستان کو 45,00,00,000 ڈالر کا اسلحہ دے گا۔ (سمجھوتہ)

30-12-81 پاکستان نے امریکہ سے اواکس طیارے حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

25-1-82 فرانس کے ساتھ ری پراسیسنگ پلانٹ کا سمجھوتہ برقرار ہے۔ صدر ضیاء

26-1-82 امریکی فوج کو پاکستان میں اڈہ بنانے نہیں دیا جائے گا۔ ترجمان خارجہ

6-2-82 آزاد کشمیر میں مسافر بس گہری کھائی میں گری۔ 23 ہلاک متعدد زخمی۔

3-3-82 بھارت تنازعہ کشمیر شملہ معاہدے کے تحت حل کرنے پر آمادہ ہے۔ اندرا گاندھی

16-4-82 پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کے لئے امریکی صدر ریگن نے کانگریس سے 27 کروڑ ڈالر کی منظوری طلب کر لی۔

27-4-82 بھارت نے پاکستانی سرحد پر 25 ڈویژن فوج اکٹھی کر لی۔

17-5-82 پاکستان امریکن بلاک میں گیا تو روس کوئی بھی اقدام کر سکتا ہے۔ اندرا گاندھی

21-5-82 شملہ سمجھوتہ عدم جارحیت کا معاہدہ ہی ہے۔ اندرا گاندھی

قسط:11

صحابہ کرام روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

عبدالرحیم روزی

مشاجرات صحابہ میں اہل السنۃ والجماعۃ کا موقف:

۱۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں: (قال شهده أصحاب رسول الله ﷺ وغبنا وعلموا وجهلنا، واجتمعوا فاتبعنا واختلفوا فوقفنا) "یہ ایسی جنگیں ہیں جن میں اصحاب رسول شریک تھے ہم نہیں تھے، انہیں معاملے کی تفصیلات کا علم تھا ہمیں نہیں ہے۔ وہ متفق ہو گئے تو ہم نے پیروی کی۔ اختلاف کیا تو ہم نے توقف کیا۔" (الصحابة ومكانتهم فى الإسلام ص ۱۴۳)

۲۔ امام شافعی نے فرمایا: (تلك دماء طهر الله عنها أيدينا فلنطهر عنها ألسنتنا) "وہ ایسے خون ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبانوں کو بھی پاک رکھیں" (شرح المواقف ۸/۳۷۴)

۳۔ امام ابوالحسن اشعری فرماتے ہیں: "جہاں تک حضرت علی، زبیر اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم کے مابین اختلاف کا تعلق ہے وہ تاویل اور اجتہاد سے پیش آئے تھے۔ حق بجانب حضرت علی ہونے کے باوصف تمام اصحاب کرام اجتہاد کے دامن کو تھامے ہوئے تھے۔ آپ نے ان سب کے لیے جنت اور شہادت کی ڈگری دی ہے۔ ان باتوں سے عیاں ہوا کہ سب کے سب اپنے اجتہاد کے مطابق حق بجانب تھے۔ امانت دار دیانتدار اور شک وشبہ سے بالاتر ائمہ دین تھے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی نے ان کی خوب تعریف کی ہے اور ہمیں ان کا احترام و تعظیم کرنے محبت رکھنے اور توہین و تنقیص کرنے والوں سے اظہار بیزاری کا حکم دیا ہے۔" (الإبانة عن اصول الديانة باب ۱۶ ص ۲۲۴)

۴۔ قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں: "رسول اللہ کی توقیر و تعظیم میں یہ بھی شامل ہے کہ اصحاب کرام کا احترام کیا جائے۔ ان کے حقوق پہچانے جائیں، ان کی اقتدا کی جائے، ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگی جائے اور ان کے تنازعات سے باز رہا جائے، ان کے ساتھ عداوت رکھنے والوں سے عداوت رکھی جائے۔ ان راویوں اور غیر

محتاط مؤرخین کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دی جائے۔(نور عالم امینی:الصحابة ومكانتهم ۸۲ عن الأساليب البديعة ص:۸)

۵۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:''صحابہ کرام اس امت کے بہترین لوگ ہیں۔امت میں جادہ حق پر وحدت واتفاق کی مثال پیش کرتے اور اختلاف وتفرقہ بازی سے دور رہنے میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ ان سے متعلق منقول نقائص کو امت کے دوسرے افراد کے نقائص سے موازنہ کیا جائے تو سمندر کے مقابلے میں قطرہ جیسا ہے۔اسی طرح اس امت کی کوتاہیاں دوسری امتوں کی کوتاہیوں کے مقابلے میں نہایت ہی ہیچ ہیں۔یہ عیب چینیوں کا قصور ہے کہ ان کو کپڑے میں موجود چھوٹا سا سیاہی کا دھبہ تو نظر آیا لیکن سفیدی نظر نہ آئی۔ (منهاج السنة ۳/ ۲٤۲)

ہم ان کے درمیان پیدا شدہ جھگڑوں میں نہ پڑنے پر ایمان رکھتے ہیں۔ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس بارے میں منقول بہت ساری خبریں کذب وافترا پر مبنی ہیں۔ان نزاعات میں صحابہ اجتہادی رائے رکھتے تھے،اگر اجتہاد صحیح ہوا تو دوگنا اجر ملے گا ورنہ اکہرا۔ان کے اعمال حسنہ پر اجر وثواب اور لغزشوں کے لئے درگزر ہے۔ان کے لیے ان واقعات کے رونما ہونے سے قبل جنت کی ذکری مل چکی ہے۔اللہ تعالی ان کی توبہ واستغفار یا لغزشوں کو مٹانے والی نیکیوں یا کفارہ بننے والے مصائب وآزمائشوں کی برکت سے درگزر فرمائیں گے۔(مجموع الفتاوى ۳/ ٤۰٦'بعنوان يجب الاقتصاد في أمر الصحابة والقرابة)

شیخ الاسلام مزید شرح وبسط کے ساتھ فرماتے ہیں''اہل سنت والجماعت کا اصول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام کے بارے میں اپنے دلوں اور زبانوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے ان کی صفت میں فرمایا ہے ٥ والذين جاء وا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولاتجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رء وف رحيم ٥ ''اور جو مسلمان ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے گزر چکے بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے متعلق کوئی بغض وعداوت نہ رکھ اے ہمارے رب تو خوب شفقت والا مہربان ہے''(الحشر:۱۰)اہل سنت والجماعت صحابہ کرام سے بغض رکھنے والوں سے بیزار ہیں صحابہ کرام کے درمیان پیدا شدہ اختلافی مسائل میں ان کا عقیدہ درج ذیل ہیں:

صحابہ کے مابین پیدا شدہ اختلافات پر خاموشی اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''ان کی شان کے خلاف منقول آثار میں سے کچھ تو سراسر جھوٹ کے پلندے ہیں اور کچھ کتر بیونت اور پیوند کاری کا شکار ہو کر صحیح شکل وصورت کھو چکے ہیں اور جہاں تک صحیح روایات کا تعلق ہے اس میں درست موقف یہ ہے کہ وہ ان امور میں مقبول عذر والے ہیں، ان مشاجرات میں حصہ لینا مخلصانہ اجتہاد کے تحت تھا جو درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔

اہل سنت و جماعت یہ اعتقاد ہرگز نہیں رکھتے کہ ہر صحابی گناہ صغائر وکبائر سے معصوم ومبرا ہے بلکہ ان سے گناہ سرزد ہونا غیر ممکن نہیں ہے۔ مگر اس کے پہلو بہ پہلو ان کے ایسے پیشتر ویقینی اچھے اعمال اور فضائل موجود ہیں جو بغرض صحت ان سے سرزد شدہ نقائص پر غالب اور باعث مغفرت ہوں گے۔ بلکہ ان کی کوتاہیاں جتنی معاف ہوں گی بعد میں آنے والوں کی نہیں ہوں گی۔ کیونکہ صحابہ کرام کے نامہ اعمال میں گناہوں کا کفارہ بننے کے لائق ایسے اعمال حسنہ موجود ہیں جو بعد میں آنے والوں کے لیے موجود نہیں، اگر کسی صحابی سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو اس سے توبہ کر چکا ہوگا یا اسے ختم کرنے والے اعمال کر چکا ہوگا یا اس کے سابقہ اعمال وخدمات جلیلہ کے طفیل یا رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کی بدولت جس کے یہ لوگ سب سے زیادہ حقدار ہیں یا پیش آنے والی آزمائشوں کی وجہ سے معاف ہو جائیں گے۔ جب یہ نتیجہ ان گناہوں کے حوالے سے ہے جو کسی فرد سے یقینی سرزد ہو چکے ہوں چہ جائیکہ وہ گناہ جو اجتہادی غلطی سے واقع ہو چکا ہو۔ اگر اجتہاد درست ہوا تو دگنا اجر اگر نہ ہوا تو اکہرا اجر ملا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے، جہاد، ہجرت، علم نافع اور عمل صالح کے ذریعے حاصل شدہ گرانقدر فضائل ومناقب کے مقابلے میں سرزد بعض ناخوشگوار واقعات کوئی وزن نہیں رکھتے۔ **العقیدۃ الواسطیۃ/۱۱۶)**

۶۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں: ''ان کے درمیان رونما ہونے والے تنازعات میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو بلا قصد وارادہ پیش آئے جیسے جنگ جمل، اور کچھ تاویل واجتہاد سے پیش آئے جیسے جنگ صفین۔ اجتہاد درست بھی ہوتا ہے اور خطا بھی۔ لیکن خود مجتہد غلطی کھا جانے کے باوجود بے قصور اور اجر کا مستحق ہے۔ البتہ درست اجتہاد کرنے والے کو دوگنا اجر ملے گا۔ حضرت علی اور آپ کے ساتھی حضرت امیر معاویہ اور ساتھیوں کے نسبت حق کے قریب تر تھے۔ **(الباعث الحثیث ص ۱۷۲، النوع/۳۹)**

۷۔ علامہ ابن حجر العسقلانی: ''تمام اہل سنت کا اتفاق ہے کہ کسی بھی صحابی پر ان کے مشاجرات کے حوالے سے